رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۶ | ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۱۹ء | سہ شنبہ | ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۷ھ | نمبر ۵۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بروز جمعہ پھیرو چیچی سے تشریف لائے تھے - اور خطبہ جمعہ حضور نے ہی پڑھا۔ الحمد للہ حضور کی صحت میں نمایاں فرق ہو رہا ہے - اس دن عصر کی نماز پڑھا کر واپس تشریف لے گئے -

جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو سکرٹری صدر انجمن کا عہدہ پیش کیا گیا تھا۔ جسے انھوں نے منظور کر کے کام شروع فرما دیا ہے - ہم جناب ڈاکٹر صاحب کو مبارکباد کہتے ہوتے دعا کرتے ہیں کہ خدا انھیں اس نہایت ذمہ داری کے عہدہ پر کامیابی کے ساتھ تادیر کام کرنے کی توفیق بخشے -

اخبار احمدیہ

بمبئی کے خوجہ کلب میں گفتگو

خوجہ کلب میں مسئلہ

توحید پر ایک خوجہ کے ساتھ گفتگو کی ٹھہری تھی - ہم معہ اپنے احباب کے وقت مقررہ پر پہنچے - دیر تک گفتگو ہوتی رہی - گفتگو میں کامیابی خدا کے فضل سے ہوئی - اور محبت سے معزز خوجوں سے ملاقات ہو گئی جنہوں نے ہماری باتوں کو بغور اور دلچسپی کے ساتھ سُنا - ایک متمول خوجہ کو ہمارے سلسلہ کی کتابوں کے پڑھنے کا بہت شوق ہو گیا ہے - آریوں کے ساتھ جو مباحثہ ہوا - اس میں برابر ہمارے ساتھ رہا - ایک گجراتی کی کتاب بھی خرید کر لے گیا ہے - اور ساری کتابیں خریدنا چاہتا ہے اس نے کہا کہ حضرت مرزا صاحب کی ساری کتابیں مجھ کو منگوا دیں - جہاں تک ہم پڑھ سکینگے خود پڑھینگے نہیں تو پڑھوا کر سنینگے - اور جو بات ہماری سمجھ میں نہیں آئیگی - اس کو نوٹ کر کے رکھیں گے - پھر خوجوں کو جمع کر کے ایک مباحثہ کرائیں گے - اللہ تعالیٰ اس کے جوش کو قائم رکھے - اور اس کی کوشش اس کے اور سارے خوجوں کی ہدایت کا موجب ہو ہمارے سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کو بھی اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر جزا دے - انھوں نے گجراتی زبان میں - بلکہ انگریزی زبان میں بہت سا لٹریچر جمع کر دیا ہے - جو تبلیغ کی راہ میں مفید ہے شکر

ہے۔ کرٹیچنگ آف اسلام کا گجراتی ترجمہ کر دیا ہے جو کہ آجکل شائع ہونے والی ہے

حکیم خلیل احمد از بمبئی

واقعات کانپور

اہلحدیث کانپور کی جانب سے ایک اشتہار شائع ہوا۔ جس کے حاشیہ پر یہ دو حرفہ نوٹ درج تھا کہ آریہ سماجی و مرزائیوں کو رفع شکوک کا موقعہ مولانا ثناء اللہ صاحب کے آنے پر دیا جائیگا یہ نوٹ نکلتے وقت اہل کانپور کو مولوی صاحب مذکور کی ذات سے جو اُمید وابستہ تھی وہ اُن کے آنے پر ایسی بے دردی کے ساتھ منقطع ہوئی کہ اُسپر اگر یہ لوگ خون کے آنسو روئیں۔ تو بجا ہے۔ کیونکہ اُن غریبوں کی تقدیر سے شیر پنجاب کے آنے پر بھی وہ کلنک کا ٹیکا نہ گیا جو اُن کے آنے سے پہلے اُن کی پیشانی پر یہ خادم مسیح موعود لگا چکا تھا۔ غرض یہ اشتہار کانپور اسٹیشن پر بروز جمعہ ۳- جنوری ۱۹۱۹ء کو اس وقت ملا جبکہ میں لکھنؤ جانے کو پلیٹ فارم پر تیار تھا۔ لکھنؤ پہنچتے ہی ہم نے ایک اشتہار بعنوان مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری غور دار۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مزار کشمیر میں بدھیا کی معرفت دیکھ آئے۔ شائع کیا۔ اور بروز یکشنبہ ۵- جنوری ۱۹۱۹ء کو کانپور جا پہنچے۔ ثناء اللہ صاحب نے آتے ہی سر پیٹ لیا کہ اشتہار میں یہ کیوں شائع کیا۔ کہ آریہ اور احمدی صاحبان کو رفع شکوک کا موقع دیا جائیگا۔ ان کی اس ڈانٹ ڈپٹ سے اہل کانپور کے دل بے دل ہو گئے۔ اور دوسرا اشتہار شائع کیا۔ کہ دونوں فریق ایک گھنٹہ کے اندر ہمارے بیان کردہ مضمون پر بحث کر سکتے ہیں۔ اس پر ایک قطع خاص بزبان عربی معہ مذکورہ بالا اشتہار جس میں واخبرنی ان عیسیٰ بن مریم عاش عشرین ومائۃ سنۃ ولا ادانی لاذاھبا علی راس الستین والی حدیث بھی درج تھی بدست رئیس یتوسل بسالح صاحب جو آریہ صاحبان کے بڑے ممبر ہیں ثناء اللہ کے پاس روانہ کیا۔ مگر اس کا کوئی اُنھوں نے جواب نہ دیا۔ ہم نے ۲۰ منٹ کے اندر ایک ہزار اشتہار لوگوں میں تقسیم کئے جن سے ان میں ہیجانی پھیل گئی۔ جب اُنھوں نے اس حدیث کو پڑھا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم ایکسو بیس سال زندہ رہے۔ تو سچ یہ ہے کہ سب کے سب زندہ درگور ہو گئے۔ اس اشتہار کی تردید اُن کے بھیگے ہوئے شیر پنجاب سے بھی نہ ہو سکی۔ جب واقعات کو فوڑ مروڑ کر بیان کر چکے۔ تو احمدی جماعت کو موقع دیا گیا۔ کہ وہ پانچ منٹ اس تقریر پر اعتراض کرے اس پر جماعت کانپور نے توسیع وقت کی درخواست کی۔ لیکن منظور نہ کی گئی۔ تاہم برخوردار مولوی خیرالدین احمد صاحب نے اس کمی وقت میں اہلحدیث کے مذہب پر اعتراض کرنے چاہے لیکن میر جلسہ نے کھڑے ہو کر کہدیا کہ ہم اپنے مذہب پر اعتراض سننا نہیں چاہتے۔ آپ بیٹھ جائیں۔ ہماری طرف سے کہا گیا۔ کہ اس پانچ منٹ کے قلیل وقت میں تو صرف آپ کے مذہب پر ایک آدھ اعتراض ہی ہو سکتا ہے۔ اور یہ اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ بجز تکفیر آپ پانچ منٹ میں ہمارے اعتراض کو کیونکر رد کر سکتے ہیں۔ اس پر مولوی ثناء اللہ نے کہنا شروع کیا کہ یہ لوگ ہم کو حنفیوں سے لڑوانا چاہتے ہیں۔ ہم تو اُن کے زیر سایہ ہو کر کام کرتے ہیں۔ ارے لوگو یہ قادیانیوں کی چال ہے۔ تم ان کی باتوں میں نہ آنا۔

چونکہ اس وقت ہمیں جواب دینے کے لئے کافی وقت نہ دیا گیا۔ اس لئے ہم نے کہا کہ اگر آپ اس وقت ہمیں وقت نہیں دے سکتے۔ تو ہمارا چیلنج ہے۔ کہ کل صبح اسی طرح ایک مجلس منعقد کریں۔ اور جتنے وقت میں اعتراض کیا جائے اتنا ہی وقت جواب کے لئے دیا جائے ہم جواب دیں گے اور پھر اس کا فیصلہ عقل کے فہم پر موقوف ہو گا۔

لیکن ان ہر دو باتوں پر اُنھوں نے توجہ نہ کی۔ تعجب ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ کس برتے اور وہ کونسے جوہر تھے جو گھر سے لیکر نکلے تھے۔

کبیرالدین احمد احمدی مہتمم کتبخانہ جماعت احمدیہ لکھنؤ۔

احباب جلد منگوا کر تقسیم کریں

ایک علیم الشان جلالی نشان " کے عنوان سے جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب کا ایک مضمون ریویو میں شائع ہوا تھا جس میں حضرت مسیح موعود کی جنگی بخار کے متعلق پیشگوئی پورا ہونے کو نہایت عمدگی سے دکھایا گیا ہے۔ نیز مخالفین سلسلہ کی زبانی اس بات کا اعتراف درج ہے کہ یہ ایک بے مثال عذاب تھا۔ اس مضمون کی ایک معقول تعداد بغرض اشاعت عام علیحدہ بھی چھپوائی گئی ہے۔ جس کی قیمت ۲ فی کاپی ہے۔ اور محصول پانچ ٹریکٹوں پر ۲ اور ایک آنہ محصول میں ۱۰ ٹریکٹ روانہ ہو سکتے ہیں۔ احباب اپنے اپنے مقامات پر عام اشاعت و تبلیغ کے لئے بحساب ۲ فی کاپی قیمت اور بشرح بالا محصول بھیجکر متعدد کاپیاں منگوا کر تقسیم کریں اور لوگوں کو فائدہ پہنچائیں۔ ملنے کا پتہ مینجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔ قادیان

درخواست دعا

جناب سید شاہ نواز صاحب کھرڑ ضلع انبالہ کی اہلیہ اور منشی سراج الحق صاحب پٹیالوی کی والدہ بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
الفضل
قادیان دارالامان ۴ جنوری ۱۹۱۵ء

اُمّتِ محمدیہ میں مجدّد

مجدّد کی شان

(۵)

گذشتہ پرچہ میں ہم ثابت کر چکے ہیں۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ خیال بالکل غلط اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے صریح خلاف ہے۔ کہ ہر ایک فرقہ کے نزدیک جو دین متین کو ترقی دینے والے عالم کو مجدد کہدیا جاتا ہے۔ اب ان کی ایک اور دھوکہ دہی کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

"مختصر یہ کہ مجددین کی شناخت پہلے قیاسی اور خیالی ہوتی رہی۔ اب بھی ویسا ہی ہو رہا ہے۔ اس کے فیصلے کے لئے نہ پہلے خدا و رسول کی طرف سے کوئی سرٹیفکیٹ ہوتا تھا نہ اب ہے۔ بلکہ جس نے اپنے خیال میں کسی کو خادم دین۔ اور مروج سنت خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا اسی کو مجدد کہدیا۔ ورنہ مجددوں نے نہ دعوی کیا نہ خدا نے ان کے دعوے کی تصدیق فرمائی۔"

اس عبارت میں حسب ذیل باتیں پائی جاتی ہیں اول۔ یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مجدد کے ہر صدی [illegible]

کرنے کی بشارت دی ہے۔ اس کی شناخت محض قیاسی اور خیالی طور پر ہوتی ہے۔ گویا اس کے شناخت کرنے کے کوئی ایسے نشانات نہیں ہوتے۔ جن سے یقینی طور پر اسے مجدد قرار دیا جائے دوم یہ کہ خدا تعالیٰ اور رسول کریم نے مجدد کے لئے کوئی نشان نہیں بتایا۔ سوم یہ کہ آج تک جو مجدد ہوئے ہیں۔ ان میں سے نہ تو خود کسی نے مجدد ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اور نہ خدا تعالیٰ نے ان کے دعوے کی تصدیق کی ہے۔

امر اول کے متعلق تو ہم وضاحت کے ساتھ لکھ چکے ہیں۔ اور بتا چکے ہیں کہ مجددین کی شناخت کو لوگوں کے خیال اور قیاس پر چھوڑ دینے سے اسلام میں سخت خطرناک فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں لوگ کسی کو مجدد قرار دیں گے جو ان کے خیالات اور اعتقادات کا حامی اور پابند ہوگا نہ کہ اسے جو ان کے اعتقادات کی اصلاح کرنے والا ہوگا پس وہ جسے مجدد قرار دیں گے۔ وہ دین اسلام کی تجدید کرنے والا نہیں ہوگا۔ بلکہ اپنی ہی خیال کے غلط خیالات کی اشاعت کرنے والا ہوگا۔ اور جب ہر فرقہ اپنے اپنے ہم خیال مجدد تجویز کرنے کا مجاز ہوگا۔ تو پھر خود ہی دیکھ لیجئے کہ ان لوگوں کے تجویز کردہ مجددین کے اعتقادات میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا۔ اسلام میں کس قدر [illegible] ہو جائیں گے علاوہ ازیں یہ بات تو حدیث کے بھی صریح خلاف ہے کیونکہ حدیث صاف طور پر بتلا رہی ہے کہ مجدد تجویز کرنا لوگوں کے خیال اور قیاس کا کام نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے جیسا کہ آیا ہے۔ ان اللہ یبعث کہ اللہ تعالیٰ مجدد کو مبعوث کرے گا پس یہ بالکل غلط ہے کہ لوگ خیالی اور قیاسی طور پر مجدد بنا لیتے ہیں۔ بلکہ مجدد خدا تعالیٰ ہی مبعوث کرتا ہے۔

دوسری بات جو یہ کہی گئی ہے۔ کہ مجدد کی شناخت کے متعلق خدا اور رسول کی طرف سے کوئی سرٹیفکیٹ نہیں ہوتا۔ یہ بھی بالکل غلط ہے۔ اور حدیث کے

الفاظ پر غور نہ کرنے کی وجہ سے کہی گئی ہے۔ حدیث میں مجدد کے متعلق خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صاف الفاظ میں سرٹیفکیٹ موجود ہے۔ چنانچہ ان اللہ یبعث خدا تعالیٰ کا سرٹیفکیٹ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اسے مبعوث کریگا۔ پس خدا تعالیٰ کا مجدد کو مبعوث کرنا ہی مجدد کے لئے خدائی سرٹیفکیٹ ہے۔ ورنہ پروانہ لکھ کر تو خدا تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں دیا۔ کہ مجددوں کو دیتا۔ اب رہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سرٹیفکیٹ وہ ان الفاظ میں موجود ہے۔ کہ علی راس کل مائۃ جن کے معنی خود مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ لکھے ہیں۔ کہ ہر صدی کے شروع میں۔ پس رسول کریم نے مجدد کا نشان مقرر کیا ہے کہ ہر صدی کے شروع میں مجددین کے لئے کھڑا ہونا۔ اور خدا تعالیٰ کا اس کی صداقت کے نشان ظاہر کرنا ہی اس کے لئے خدا اور رسول کے ایسے سرٹیفکیٹ ہیں کہ کوئی ایسا شخص جس کے دل میں حدیث کی کچھ بھی عزت ہے انکار نہیں کر سکتا

اب رہی تیسری بات کہ آج تک جو مجددین ہوئے انہوں نے نہ تو خود مجدد ہونے کا دعوی کیا اور نہ خدا نے ان کے دعوے کی تصدیق کی یہ بھی حدیث کو پس پشت ڈال کر کہا گیا ہے جب حدیث بتا رہی ہے کہ مجددین کو تجدید کے لئے خدا تعالیٰ مبعوث کرتا ہے۔ تو پھر اگر مجدد دعوی نہ کرے۔ اور لوگ نہ جانیں کہ میں خدا کی طرف سے اس صدی میں دین کی تجدید کے لئے آیا ہوں۔ تو کس طرح معلوم ہو سکے کہ خدا نے اسے مجدد بنا کر بھیجا ہے۔ اور لوگ اس سے کس طرح مستفیض ہو سکتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ مجدد کو اسی لئے بھیجتا ہے کہ اسلام میں جو غلط اور نادرست باتیں داخل ہو گئی ہوں ان کو دور کرے اور جو صحیح اور درست ترک ہو گئی ہوں ان کو قائم کر کے لوگوں کو ان پر عمل کرنے کی دعوت دے۔ تو ضروری ہے کہ وہ اپنی حیثیت اور پوزیشن سے بھی

لوگوں کو آگاہ کرے۔ بلکہ اس کی بات کی طرف لوگ توجہ کرنے کی ضرورت سمجھیں۔ ورنہ کسی کو کیا علوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس صدی کا کون مجدد ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ جسے مجدد بنا کر تجدید دین کے لئے بھیجے۔ وہ اپنے متعلق خود بتائے کہ میں کون ہوں۔ اور کیوں آیا ہوں۔ ورنہ اس کا آنا نہ آنا مساوی ہوگا۔ اور وہ دین کی تجدید کرنے کی بجائے گوشۂ گمنامی میں پڑا رہیگا۔ حالانکہ ایک ایسا انسان جسے خدا تعالیٰ دین کی تجدید کے لئے مامور کرتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ علی الاعلان لوگوں کو ان کی غلطیوں سے آگاہ کرے اور صراط مستقیم کی طرف بلائے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ اپنا منصب اور درجہ لوگوں پر ظاہر کرے۔ جیسا کہ بعض ایسے مجددین نے جن کے اقوال محفوظ ہو کر ہم تک پہنچے ہیں۔ ایسا کیا ہے۔ مثلاً شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے جو گیارہویں صدی میں ہوئے ہیں۔ بڑے زور کے ساتھ مجددیت کا دعویٰ کیا ہے۔ کہ اپنے آپ کو تمام گزشتہ مجددوں سے بڑھ کر بتایا ہے چنانچہ وہ اپنے علوم و معارف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ

"صاحب این علوم و معارف مجدد این الف است کما لایخفی علی الناظرین و فی علوم و معارفه التی تتعلق بالذات و الصفات و الافعال و تتلبس بالاحوال و المواجید و التجلیات و الظهورات فیعلمون ان هؤلاء المعارف وراء ذالک القشر والله سبحانه الهادی ۔ ۔ ۔ و باید دانست که بر سر هر مائة مجددے گذشته است اما مجدد مائة دیگر است و مجدد الف دیگر۔ چنانچه در میان مائة و الف فرق است در مجددین اینها نیز بهمان قدر فرق است بلکه زیاده از آن و مجدد آنست که هر چه درآن مدت از فیوض بامتها برسد بتوسط او برسد اگرچه اقطاب و اوتاد آں وقت بود و بدلا و نجبا باشند"

مکتوبات جلد ۲۔ مکتوب چہارم صفحہ ۱۳ و ۱۴

یعنی جس شخص کو یہ علوم و معارف دیئے گئے ہیں وہی اس صدی کا مجدد ہے۔ چنانچہ جن لوگوں نے اس کے علوم کو دیکھا اور ان معارف کو ملاحظہ کیا۔ جو اس کی ذات اور صفات سے تعلق رکھتے ہیں۔ نیز اس کے حالات اور مواجید اور تجلیات اور ظہورات کو دیکھا ہے۔ ان پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ یہ تمام معارف قشر ہیں ان علوم کا جو اس شخص کو دیئے گئے ہیں۔ اور اللہ پاک ہدایت دینے والا ہے۔ اور معلوم ہونا چاہئے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ہوتا رہا ہے لیکن صدی کا مجدد اور ہوتا ہے۔ اور ہزار کا اور جیسا کہ سو اور ہزار میں فرق ہے۔ ایسا ہی بلکہ اس سے زیادہ ان کے مجددوں میں فرق ہے۔ اور مجدد وہ ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں جس قدر فیض امتوں کو پہنچتا ہے۔ وہ صرف اسی کے توسط سے پہنچتا ہے۔ اگرچہ اس وقت قطب اور اوتاد اور ابدال اور نجبا بھی موجود ہوں۔

مذکورہ بالا حوالے سے مندرجہ ذیل امور ظاہر ہیں

اول یہ کہ حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ نے اپنے زمانہ میں مجدد ہونے کا نہایت صاف الفاظ میں دعویٰ کیا۔ دوم یہ کہ ان کے نزدیک ہر صدی کے شروع میں ایک ہی مجدد ہوتا رہا ہے سوم یہ کہ جب مجدد مبعوث ہو جائے۔ تو لوگوں کو روحانی فیض اسی شخص کے توسط اور وسیلے سے پہنچتا ہے۔ گویا اس کو قبول نہ کرنا روحانی درجات حاصل کرنے سے محروم رہنا ہوتا ہے۔

ان سے مولوی ثناء اللہ صاحب کے وہ تمام خیالات جو انہوں نے مجدد کے متعلق ظاہر کئے باطل ہو گئے اور ثابت ہو گیا کہ مجدد اپنے مامور ہونے کا خود اعلان کرتا ہے۔ پھر اس کا تجویز کرنا اور لوگوں کا کام نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ اسے مامور کرتا ہے۔ پھر وہ کوئی معمولی انسان نہیں ہوتا۔ بلکہ روحانی درجات حاصل کرنے کے لئے اس کا قبول کرنا ضروری ہوتا ہے۔

اب ہم حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے الفاظ پیش کرتے ہیں جنہیں بارہویں صدی کا مجدد تسلیم کیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں

"فہمنی ربی جل جلالہ انا جعلناک امام ہذہ الطریقۃ واوصلناک ذروۃ سنامہا وسددنا طرق الوصول الی حقیقۃ القرب کلہا الیوم غیر طریقۃ واحدۃ وہو محبتک والانقیاد لک فالسماء لیس علی من عاداک بسماء ولیست الارض علیہ بارض"

کہ میرے رب نے مجھے مطلع کیا ہے۔ کہ ہم نے تجھے اس طریقہ کا امام مقرر کیا ہے۔ اور اس کی بلندی تک پہنچایا ہے اور ہم نے آج کے دن سے باقی سب طریقوں کو قرب کی حقیقت تک پہنچنے سے مسدود کر دیا ہے۔ بجز اس طریقہ کے جو تجھے دیا گیا ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ تجھ سے محبت کریں۔ اور تیری فرمانبرداری کریں۔ اب آسمانی برکات ایسے شخص پر نہ ہونگی۔ جو تجھ سے عداوت رکھیگا۔ اور نہ زمینی برکات ایسے حاصل ہونگی۔

پھر فرماتے ہیں:-

"کنت قد البسنی اللہ سبحانہ خلعۃ المجددیۃ حین انتہت بی دورۃ الحکمۃ"

کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مجددیت کا خلعت پہنایا جبکہ حکمت کا دورہ ختم ہوگیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمۃ کے مذکورہ بالا الفاظ سے بھی صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ انہوں نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور لوگوں کے لئے نہایت ضروری قرار دیا۔ کہ انہیں قبول کریں۔

پس ان شہادتوں کے ہوتے ہوئے جو ایسے لوگوں کی ہیں۔ جن کی بزرگی اور فضیلت کے بے شمار لوگ قائل ہیں۔ کوئی مسلمان ان توجیہات کو ایک لمحہ کیلئے

بھی صحیح ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے متعلق کی ہیں اور اسے صاف طور پر معلوم ہو جائیگا۔ کہ مولوی صاحب اس صدی کے مجدد کا پتہ نہ بتا سکنے کی وجہ سے اس قسم کی باتیں کہہ رہے ہیں۔

اب جبکہ ہم ان شکوک اور شبہات کا ازالہ کر چکے ہیں۔ جو ہر صدی کے سر پر مجدد کے مبعوث ہونے کی خوشخبری سنانے والی حدیث کے متعلق اس لئے پیدا کئے گئے تھے۔ کہ کسی کو اس زمانہ کے مجدد کی تلاش اور جستجو کا خیال ہی نہ پیدا ہو۔ یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے موجودہ صدی کے سر پر جس انسان کو دین اسلام کو تازہ کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے۔ وہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور یہ تو مسلمانوں کا مسلمہ عقیدہ ہے۔ کہ چودھویں صدی میں مسیح موعود اور مہدی مسعود کا ظہور ہوگا۔ اور وہی اس صدی کا مجدد ہوگا۔ جیسا کہ نواب صدیق حسن خاں صاحب اپنی کتاب حجج الکرامۃ کے صفحہ ۱۳۹ پر لکھتے ہیں کہ

"بر سر مائۃ چہار دہم کہ دہ سال کامل آنرا باقی است
اگر ظہور مہدی علیہ السلام و نزول عیسیٰ صورت
گرفت۔ پس ایشاں مجدد و مجتہد باشند"

یعنی چودھویں صدی کے شروع میں کہ جس میں ابھی پورے دس سال باقی ہیں۔ اگر مہدی علیہ السلام کا ظہور اور عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوا۔ تو وہی اس صدی کے مجدد اور مجتہد ہونگے۔

پس جب مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب نے ہی اس صدی میں مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا دعویٰ کرکے اسے براہین نیرہ اور دلائل صادقہ سے پایۂ ثبوت کو پہنچا دیا ہے۔ تو آپ کو قبول کرنا نہایت ہی ضروری ہے۔ کیونکہ آپ نہ صرف اس صدی کے مجدد ہیں۔ بلکہ مسیح موعود ہونے کی وجہ سے خدا کے نبی اور رسول بھی ہیں۔ آپ نے اس زمانہ میں اسلام کی جو خدمات کی ہیں۔ اور آپ کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے تمام ادیان پر اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے جو نشانات ظاہر کئے ہیں۔ ان کا پتہ لگنے کے لئے آپکی تصانیف موجود ہیں۔ اور کوئی سمجھدار انسان جو حق جوئی کے لئے ان کا مطالعہ کرے اس پر آپکی صداقت روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے۔

پس ہر ایک شخص کا فرض ہے۔ کہ اس صدی میں جبکہ حضرت مرزا صاحب کے سوا اور کسی نے مجدد ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور حضرت مرزا صاحب نے نہ صرف مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ بلکہ مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کرکے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا نبی اور رسول ہونے کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ تو آپ کے دعاوی کے متعلق نہایت غور و فکر سے تحقیقات کرے۔ تاکہ اس پر حق کھل جائے۔ سیدھے راستہ سے بھٹکانے اور حق کے قبول کرنے والوں کے راستہ میں روکیں ڈالنے والے تو ہر زمانہ میں ہوتے رہے ہیں اور اب بھی موجود ہیں۔ ان کی باتوں میں آکر اس زمانہ کے نبی اور رسول کی شناخت سے محروم نہیں رہنا چاہئے۔ بلکہ اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق خود تحقیقات کرنی چاہئے کیا یہ تعجب اور حیرانی کی بات نہیں کہ گذشتہ صدیوں میں تو خدا تعالیٰ دین اسلام کی تجدید کے لئے مامور بھیجتا رہے۔ لیکن اس صدی میں جو کہ پہلی تمام صدیوں سے زیادہ اسلام کیلئے نقصان رساں ہے۔ کوئی مامور نہ بھیجے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا پس خدا تعالےٰ نے اس صدی میں ایک ایسا انسان بھیجا ہے۔ جو مجدد ہی نہیں بلکہ خدا کا نبی اور رسول ہے۔ اس لئے اس کی آواز پر لبیک کہنا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔

امید ہے کہ سمجھدار اصحاب ہماری باتوں پر توجہ کرینگے اور ان لوگوں کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے۔ جو محض حضرت مرزا صاحب کی عداوت اور بغض کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے رو سے مبعوث ہونے والے مجدد کی شان اور وقعت کو ہیچ قرار دیتے ہیں۔ موجودہ صدی کے مجدد کی ضرور تلاش کریں گے۔ اور جب انہیں حضرت مرزا صاحب کے سوا اور کوئی شخص ایسا نہ ملیگا جس نے خدا کی طرف سے مامور ہونے کا نہایت کھلے طور پر دعویٰ کیا اور اس دعویٰ کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا۔ تو وہ آپ کو قبول کریں گے۔

ہندوستان کیلئے گیہوں کا انتظام

آج کل گرانی اور قحط سالی کی وجہ سے بیچارے عوام الناس کی جو حالت ہو رہی ہے۔ وہ نہایت ہی دردناک اور قابل رحم ہے۔ تمام خوردنی اور پوشیدنی اشیاء اس قدر گراں بک رہی ہیں کہ الاماں طبقہ عوام کو کہ اسی کی کثرت ہے تن ڈھانکنے کے لئے معمولی سے معمولی کپڑا اور پیٹ بھرنے کے لئے ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کا اناج میسر آنا محالات سے ہو رہا ہے۔ اور تا حال اس میں کسی قسم کی سہولت پیدا ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ بلکہ دن بدن حالت نازک سے نازک تر ہوتی جارہی ہے جس سے گورنمنٹ ہند بھی بے فکر نہیں ہے۔ بلکہ حتی المقدور ہر قسم کی امداد کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ ہندوستان کی اشیائے خوردنی کے کمشنر صاحب نے حال میں حسب ذیل اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ ہند کچھ عرصے سے گورنمنٹ انگلستان سے ہندوستان کے لئے آسٹریلین گیہوں کی خریداری کی نسبت خط و کتابت کر رہی تھی۔ جس کے بہت سے حصہ کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ عنقریب یورپ بھیجدیا جائیگا بہم رسانی گندم کی شاہی کمیشن نے اب آسٹریلین گیہوں کے ان لدے ہوئے جہازات کو اصلی قیمت پر گورنمنٹ ہند کے ہاتھ فروخت کرنا منظور کر لیا ہے۔ نیز کنٹرولر جہاز رانی نے مناسب کرایہ پر لانے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اور اس کمی کرایہ کو گورنمنٹ انگلستان کے صیغہ خزانہ نے

اس بنا پر منظور کر لیا ہے۔ کہ ہندوستان سابق میں گیہوں بھیجنے میں مدد و معاون ہو رہا ہے مگر ساتھ ہی صیغہ مذکور نے یہ شرط لگائی ہے کہ گندم مذکور منافع پر فروخت نہ کی جائے۔ گورنمنٹ ہند کا گندم کے ان جہازوں کو اس طرح استعمال کرنے کا ارادہ ہے۔ کہ اول فوج کی ضروریات پوری کی جائیں۔ دوم گیہوں کو بمبئی اور کلکتہ کی ان ملوں کے پاس بھیجا جائے جو اسے مناسب قیمت پر بیچنے کا وعدہ کریں۔ فوجی اور ملوں کی ضروریات کو اس طرح آسٹریلین گیہوں سے پورا کرنے کے بعد شمالی ہند میں غلہ کے ذخائر سول آبادی کے کام آسکینگے۔ امید ہے کہ اگر آسٹریلین گندم کے جہاز آگئے تو گندم کے نرخ میں ضرور کچھ نہ کچھ فرق پڑ جائیگا۔

مولوی صدر الدین نے اپنی تقریر میں کیا کہا

۳۱ دسمبر ۱۹۱۸ء کے الفضل میں ہم نے "غیر مبایعین نے احمدیت کو جواب دیدیا" کے عنوان سے جو یہ لکھا تھا کہ مولوی صدر الدین صاحب نے اپنے حال کے سالانہ جلسہ پر غیر احمدیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ پہلے تو آپ لوگوں کو ہمارے ساتھ مل کر کام کرنے میں مرزا صاحب کی بیعت روک تھی لیکن اب تو یہ روک بھی مرزا صاحب کے فوت ہو جانے کی وجہ سے دور ہو گئی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ آپ لوگ ہمارے ساتھ مل کر کام نہیں کرتے۔ اور ہمیں مدد نہیں دیتے۔ نیز یہ بھی کہا تھا کہ ہم مکفرین مرزا صاحب کے پیچھے اس لئے نماز نہیں پڑھتے۔ کہ وہ نمازوں میں ہمارے حق میں بد دعا کرتے ہیں۔ ہاں اگر وہ یہ اعلان کر دیں کہ ہمارے متعلق وہ بد دعا نہیں کریں گے۔ تو ایسے لوگوں کے پیچھے [illegible] مکفر ہیں نماز پڑھ لینگے۔

ان الفاظ کو پیام صلح ۵ جنوری کے پرچہ میں درج کر کے لکھتا ہے کہ

"ہم پوچھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی قسم دے کر الفضل کے رپورٹروں بالخصوص شیخ عبد الرحمن صاحب مصری اور مولوی فضل الدین صاحب وکیل سے دریافت کرتے ہیں کہ الفضل کے منقولات بالا کے الفاظ میں آیا صداقت کا کوئی شائبہ بھی پایا جاتا ہے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو کذب صریح کو جو اپنی صراحت کی وجہ سے سفید جھوٹ بھی کہا جا سکتا ہے اور ایک جرم ہونے کی وجہ سے سیاہ بھی۔ حرکات مذبوحی پر کیوں نہ محمول کیا جائے۔ جو اپنی باطل پرستی پر پردہ ڈالنے کے لئے آئے دن صادر ہوتی رہتی ہیں"

سمجھ میں نہیں آتا کہ جب پیام صلح نے جناب شیخ عبد الرحمن صاحب اور جناب مولوی فضل الدین صاحب سے ان الفاظ کے متعلق جو ہم نے شائع کئے ہیں حلفیہ تصدیق طلب کی تھی۔ تو پھر شہادت کا انتظار کئے بغیر خود ہی کس منہ سے انہیں "کذب صریح" "سفید جھوٹ" "ایک جرم" وغیرہ وغیرہ قرار دیدیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ پیام مذکورہ بالا اصحاب کی حلفیہ شہادت کے باوجود اپنی ضد پر قائم رہنا چاہتا ہے۔ ورنہ وہ ضرور ان کی شہادت کا انتظار کرتا۔ (جسے ہم پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔) اور اس کے بعد کچھ لکھتا۔ لیکن اب جبکہ اس نے مذکورہ بالا اصحاب کی شہادت کا انتظار کئے بغیر اپنا فیصلہ صادر کر دیا ہے۔ اور ہمارے بیان کو غلط قرار دیدیا ہے۔ ہم اس سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ مولوی صدر الدین صاحب کا حلفیہ بیان اس امر کے انکار کے متعلق پیش کرے جو ہم نے ان کی نسبت الفضل میں شائع کیا ہے۔ نیز مولوی محمد علی صاحب کی بھی حلفیہ شہادت شائع ہونی چاہئے کہ مولوی صدر الدین صاحب نے اپنی تقریر میں اس مضمون کے کوئی الفاظ نہیں کہے تھے۔ جو الفضل میں شائع ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ اس شہادت کے شائع کرنے میں پیام صلح کو کوئی عذر نہ ہوگا

تعجب ہے۔ کہ پیغام صلح نے ہمارے شائع کردہ بیان کو تو غلط قرار دیدیا۔ لیکن خود نہ بتایا کہ صحیح بات کیا ہے۔ ہاں یہ ضرور لکھدیا کہ مولوی صدر الدین صاحب نے اپنی تقریر کے نوٹ لینے والے سامعین کو "خاص طور پر ڈانٹا بھی" جس سے ظاہر ہے۔ کہ وہ کچھ ایسی ہی باتیں بیان کر رہے تھے۔ جن کا عام طور پر شائع ہونا انہیں گوارا نہ تھا۔

دراصل بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ ایک طرف تو چاہتے ہیں۔ کہ غیر احمدیوں میں گھس جائیں اور دوسری طرف چاہتے ہیں کہ احمدیوں کو بھی اپنے دام تزویر میں پھنسائے رکھیں اس لئے دو رنگی چال چلتے ہیں خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

النظر

مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق ثالث کا فیصلہ

مکرمی مولوی عمر الدین صاحب مبایع اور بابو عبد الحق صاحب غیر مبایع کے درمیان مسئلہ کفر و اسلام پر شملہ میں مباحثہ ہوا۔ اور جس میں فریقین نے جناب شیخ محمد عمر صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل چیف کورٹ پنجاب کو ثالث تسلیم کیا تھا۔ اور [illegible] فیصلہ غیر مبایعین کے حق میں [illegible] شائع ہو گیا [illegible] جن اصحاب کی نظر سے وکیل صاحب موصوف کا پہلا فیصلہ [illegible] متعلق [illegible] فیصلہ [illegible]

کیا معارف ہیں؟

مولوی ثناء اللہ کے متعلق استفتا

لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس ط

اس سادگی پہ آپکی قربان جایئے
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں ہتھیار بھی نہیں

ایڈیٹر اہلحدیث نے ۱۵ نومبر کے پرچہ اہلحدیث میں ایک مضمون بعنوان "معارف قرآن بجواب حقائق قرآن" لکھا ہے۔ جو ایک عیسائی کے جواب میں ہے۔

ہمیں اس سے بحث نہیں کہ عیسائی کے سوالات کے جوابات اب تک کس کس نے دیئے۔ اور کیسے دیئے۔ مقصد یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو جو معارف بیان کیے ہیں ان میں سے بطور نمونہ از خروارے اہل علم کے سامنے کچھ پیش کریں اور بتائیں کہ مولوی صاحب مذکور کہاں تک اسلام کی طرف سے جواب دینے میں استوار ہیں یا اپنے ڈگمگاتے ہوئے قدموں سے مقدس اسلام پر دھبہ لگا رہے ہیں۔

عیسائی معترض کہتا ہے کہ از روئے قرآن ثابت ہے۔ کہ مسیح کو جب دشمنوں نے پکڑنا چاہا تو آسمان سے فرشتے آکر اسے بجسم خاکی آسمان پر لے گئے۔ اور کفار سے بچا لیا۔ اور محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مخالفوں نے محاصرہ کیا تو کوئی فرشتہ نہ آیا۔ نہ ان کو آسمان پر اٹھایا لہذا مسیح افضل

مولوی صاحب فرماتے ہیں سنئے یہ واقعہ حضرت مسیح کی افضلیت پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ آنحضرت کی افضلیت پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت اپنی ذاتی دلاوری۔ اور قرب الٰہی میں یہاں تک بڑھے ہوئے تھے کہ نہ کسی فرشتہ کی حاجت تھی نہ بغرض حفاظت آسمان پر جانے کی

میں کہتا ہوں کچھ عذر تو اور بھی مخالف کو جری اور خود ساختہ جوابات معترض کو زیادہ دلیر بنا دیتے ہیں۔ عیسائیوں کو ہماری طرف سے تو کھرا جواب یہ ہے کہ ہے کسی کا بر فلک جانا یہ سب جھوٹی کہانی حضرت مسیح علیہ السلام زمین پر ہی رہے زمین پر ہی وفات پائی اور زمین میں ہی مدفون ہوئے۔ اس کے برخلاف جن باتوں کا از روئے قرآن ثابت ہونا کہا جاتا ہے۔ پھر اس پر اعتراض کی بنیاد ڈالی جاتی ہے۔ یہ درحقیقت بناء الفاسد علی الفاسد ہے اس حقیقت کے اعلان کے بعد اعتراض ہی باد ہوا ہو کر معدوم محض ہو جاتا ہے۔ اور ہر معترض عیسائی فبہت الذی کفر کے رنگ میں اپنا سا منہ لے کر رہ جاتا ہے۔ مگر وہ بھی کیسے نافہم مستان عقل اور گم کردگان نور قرآن ہیں جو اعتراض کے مضمون بناء فساد پر تو صاد کر کے عیسائیوں کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں۔ پھر سر منڈاتے ہی اولے پڑتے ہیں تو۔ فرار کی راہ اور چھپنے کے لئے کونا ڈھونڈتے ہیں ؎

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

غضب ہے، عیسائی کہتا ہے کہ از روئے قرآن ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح کو جب دشمنوں نے پکڑنا چاہا۔ تو آسمان سے فرشتے آکر اسے بجسم خاکی آسمان پر لے گئے اور مولوی صاحب جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ واقعہ مسیح کی افضلیت پر دلالت نہیں کرتا۔

ناظرین غور فرمائیں عیسائی نے از روئے قرآن کے دعوےٰ آسمان سے فرشتوں کا آکر مسیح کو آسمان پر لے جانا بیان کیا اور مولوی صاحب نے بلا سوچے سمجھے اسے واقعہ قرار دے کر عیسائی کی یہ بے بنیاد بات تسلیم کر لی کہ مسیح کے لے جانے کے لئے آسمان سے فرشتوں کا آنا قرآن سے ثابت ہے۔ یہ نہ کہا گیا کہ آسمان سے مسیح کو لے جانے کے لئے فرشتوں کے آنے کا تو قرآن میں کہیں بھی ذکر نہیں۔ قطع نظر مسئلہ حیات و وفات مسیح کے یہ تو ہر اہل علم پر روشن ہے کہ حضرت مسیح کے لے جانے کے لئے فرشتوں کا آنا قرآن ... ہرگز ہرگز نہیں بتاتا ہے۔

پھر یہ تو ایک معمولی بچہ بھی سوال کر سکتا ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بغرض حفاظت آسمان پر جانے کی حاجت نہ تھی تو کیا حضرت مسیح کی حفاظت بغیر آسمان پر چڑھانے خدا تعالےٰ کے لئے محال تھی۔ کیا خدا یہ نہیں کر سکتا تھا کہ دشمنوں کے ملک و خطے سے اٹھا کر بجائے آسمان پر لیجانے کے کسی دوسرے ملک و خطے میں پہنچا دیتا۔ تاکہ ان کے فیوض سے بھی بجلی دنیا کو محرومی نہ ہوتی۔ اور آپ کے دشمن بھی ناکام و نامراد رہتے۔ اور واقعہ میں سچ بھی ہے۔ کہ نہ حضرت مسیح آسمان پہ بجائے گئے۔ نہ بجسم عنصری زندہ ہیں۔ عیسائی اور عیسائیوں کی ہاں میں ہاں ملانے والے یونہی آسمان و زمین کے قلابے ملاتے ہیں ؎

صداقت کو کرتے ہیں برباد دونو
کہ جھوٹے ہیں شاگرد و استاد دونو

عیسائی کہتا ہے مسیح کا جسم باوجود حاجت بشری آجتک محفوظ ہے۔ حالانکہ اور کسی کا نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ مسیح افضل ہیں

مولوی صاحب فرماتے ہیں جسم مسیح کا محفوظ رہنا دلیل قدرت خداوندی کی ہے۔ جو باوجود اسباب فنا کسی چیز کو فنا نہ ہونے دے۔ اس سے اس چیز کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔

میں کہتا ہوں جس طرح عیسائی اور عیسائیوں کے ہم نوا مسیح کے جسم کو محفوظ بتا رہے ہیں ایسا نہیں۔ یہ سراسر عقل و نقل

فلسفہ اور قانون قدرت قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ جو غول بیابانی یا اصوات حیوانی سے کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتا پس اعتراض کی بنیاد ہی غلط ہے۔ اس کے جواب میں سر کھپانا اسر میں عقل نہ ہونے کی علامت ہے۔ ہاں ہاں بیشک حضرت مسیح کا جسم محفوظ ہے۔ لیکن اسی طرح جس طرح تمام انبیاء کے اجسام محفوظ ہیں۔ یعنی قبر میں مدفون۔ پس یہیں سے یہ اعتراض بھی مدفوع بلکہ مدفون ہو گیا۔ اور معترض کے سارے منصوبوں کا خون ہو گیا۔ اس کے برعکس یہ کہنا کہ جسم مسیح کا محفوظ رہنا دلیل قدرت خداوندی ہے صرف ایک عذر بارد ہے۔ اعتراض کا منشا تو یہی ہے کہ اس قدرت کا تعلق جو حضرت مسیح سے ہوا یہ ایک خصوصیت ہے جو مسیح کو دی گئی۔ قدرت خداوندی تجلی سے سو کیا ہو سکتا ہے مولوی ثناء اللہ دریائے تفکر میں ایک گہرا غوطہ لگا کر سوچیں۔ کہ کیا احمدیت نے جو جوابات پیش کر کے حقیقت کو واشگاف کیا ہے۔ وہ جوابات حق اور صداقت پر مبنی ہیں۔ یا آپ کے فرسودہ خیالات۔

انوکھی دلیل جو مولوی ثناء اللہ نے جسم مسیح کے محفوظ رہنے پر بھی انہیں فضیلت دینے کے متعلق لکھی ہے وہ یہ ہے:۔

"حضرت مسیح تو ایک نبی و رسول ہیں دنیا میں ایسی چیزیں بھی ہیں جو محض جماد بے جان ہیں۔ مگر ان کی زندگی حضرت مسیح سے۔ بلکہ جاندار کی کل چیزوں سے بڑی ہے۔ مثلاً پہاڑ۔ چاند۔ سورج اور ستارے وغیرہ۔ تو کیا ان کو بھی حضرات انبیاء علیہم السلام پر فضیلت ہو گی۔"

یہ دلیل کچھ ایسی علیل ہے۔ کہ جس نے مولوی ثناء اللہ کی ساری فضیلت پر پانی پھیر دیا۔ یا اللہ ایسے مولویوں کا کیا علاج ہے۔ جو عقل تو عقل قرآن کی نص کو بھی فراموش کر بیٹھے ہیں۔ خدا تو فرماتا ہے وما یستوی الاحیاء ولا الاموات زندہ اور بیجان برابر نہیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ ہیں۔ کہ حضرت مسیح کو زندہ مانتے ہوئے۔ ان کی زندگی کو جمادات پر بھی فضیلت نہیں دیتے۔ باوجودیکہ ان جمادات پہاڑ۔ چاند۔ سورج وغیرہ کو آپ نے خود اسی عبارت میں محض جماد بے جان کہہ رہے ہیں۔ یا تو جان بوجھ کر انجان بن رہے ہیں۔ یا جواب صحیح نہ بن آنے کے باعث جان نکل رہی ہے۔

حیف ہے کہ جا بجا مسیح کی حیات کا دعویٰ کرتے پھرتے ہیں۔ مگر ان کی حیات کو دیگر جمادات پر فضیلت دینا بھی نہ چاہیں۔ آخر یہ سراسیمگی کیوں ہے۔ مقدس مسیح کے مقابل پہاڑ۔ چاند۔ سورج وغیرہ کا ذکر بھی عبث ہے۔ کیونکہ ان میں جان نہیں۔ شاید مولوی ثناء اللہ یہ کہہ کر اپنی جان چھڑانا چاہیں۔ کہ ان چیزوں میں جان ہے۔ اس لئے حیات مسیح سے ان کا مقابلہ کیا گیا۔ تو مولوی صاحب خوب جان لیں۔ کہ اسی عبارت میں ان کی جان کا لیوا۔ ان کا اپنا یہ فقرہ موجود ہے۔ جو لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح تو نبی و رسول ہیں۔ دنیا میں ایسی چیزیں بھی ہیں۔ جو محض جماد بے جان ہیں۔ اس میں کس قدر موکد مضمون ہے۔

اول یہ کہ جماد کہا۔

دوم۔ جماد کی بھی تاکید ہے۔ کہ محض جماد کہا

سوم۔ محض جماد کی خود ہی موکد تشریح بھی بیجان کہہ کر فرما دی۔ انا للہ

ہم چونکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی عزت اسلامی و ایمانی فرض جانتے ہیں۔ اور ان کے گستاخ کو بے ادب محروم۔ خدا کی نعمت سے دور یقین کرتے ہیں۔ اس لئے یہاں ایک استفتاء کی صورت پیدا ہوئی۔

کیا فرماتے ہیں علمائے غیر احمدی اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص ایسی چیزوں کی زندگی کو۔ جو محض جماد بیجان ہیں۔ حضرت مسیح اور حضرات انبیاء علیہم السلام سے بڑی جانتا اور بتاتا اور شائع کرتا ہے۔ کیا ایسا شخص حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی ہتک اور توہین و گستاخی کرنے والا علم شریعت سے بے بہرہ ہے یا نہیں۔ ایسے شخص کو اسلامی جلسوں میں بلانا اور اس کے وعظ کرانا کیسا ہے۔ جس اخبار میں انبیاء کرام کی ایسی توہین کی جاتے۔ کیا اسے خریدنا جائز ہے۔ خود ایسے شخص پر کیا حکم ہے۔ بینوا و توجروا۔

علمائے اہلحدیث مولوی محمد حسین بٹالوی مولوی ابراہیم سیالکوٹی۔ مولوی عبدالوہاب دہلوی ... ... مولوی ابوالقاسم بنارسی

علمائے غزنویان امرتسر و ایڈیٹر اخبار اہلسنت والجماعت وغیرہ وغیرہ جناب مولوی احمد رضا صاحب مفتی بریلی۔ علمائے بدایوں۔ کانپور۔ دہلی مولوی اشرف علی تھانوی۔ علماء دیوبند و گنگوہ علماء ندوۃ العلماء و فرنگی محل لکھنؤ جناب مولوی عبدالباری صاحب وغیرہ وغیرہ اس استفتاء کا جواب باصواب مرحمت کریں۔ اگر یہ لوگ محض احمدیوں سے بغض کے باعث کچھ جواب نہ دیں تو پھر بھی

ہمارا اٹل اعتراض ایڈیٹر اہلحدیث پر پوری طاقت کے ساتھ قائم ہے۔ کہ حضرت مسیح کے مقابلہ میں پہاڑ۔ چاند۔ سورج وغیرہ کو پیش کرنا غلط ہے۔ اس لئے کہ ان میں جان نہیں۔ اگر مولوی ثناء اللہ فرمائیں کہ ان میں جان ہے تو بھی ہمارا اعتراض قائم۔ کہ آپ خود ہی ان چیزوں کو محض جماد بے جان چیزوں کی مثال میں پیش کر رہے ہیں۔ خدا راہ پر لائے۔

ابو محمد محفوظ الحق علمی احمدی

"غیر احمدیوں کیلئے الفضل"

ہمارے پاس وقتاً فوقتاً غیر احمدی اصحاب کی طرف سے اس قسم کی درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ کہ ہم اخبار الفضل کو قیمت دیکر جاری نہیں کرا سکتے۔ مفت یا رعایتی قیمت پر جاری کیا جائے۔ لیکن چونکہ گرانی کی وجہ سے اخبار کا فنڈ ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے درخواست کو نامنظور کرنا پڑتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ احباب غیر احمدی اصحاب کے نام مفت یا رعایتی قیمت پر اخبار جاری کرنے کے لئے ایک فنڈ قائم کریں۔ جو صاحب اس غرض کے لئے کچھ بھیجنا چاہیں وہ مینیجر الفضل کو بھیج دیں۔ اور ساتھ ہی [illegible]

آریہ سماج بمبئی کے جلسہ میں

خدا کے قادر مطلق ہونے پر کامیاب مباحثہ

سال گذشتہ کی طرح بمبئی آریہ سماج کا سالانہ جلسہ وسیع پیمانہ پر بہت دھوم دھام کے ساتھ تین دن ہوا۔ سال گذشتہ میں اللہ تعالیٰ نے جب آریہ سماج کے پنڈال میں ہمیں فتح عنایت کی۔ تو کہا گیا تھا کہ اگر رامچندر ہوتے تو آپکی باتوں کا ضرور جواب دیتے۔ شکر ہے۔ کہ اس دفعہ رامچندر ہی سے مباحثہ کی ٹھہری رامچندر صاحب اور مجھ سے چند بار دہلی میں مقابلہ ہو چکا ہے۔ لیکن بمبئی کے آریوں کو اس کی خبر نہیں تھی۔ اب ان لوگوں نے بھی دیکھ لیا۔ چار مباحثے ہوئے۔ دو آریہ سماج کے پنڈال میں ایک احمدیہ ہال میں۔ اور ایک سماج کے سندر میں۔

آریہ لیکچرار کا دعویٰ

وقت مقررہ پر ہم اپنی جماعت کے ساتھ آریہ سماج کے پنڈال میں پہنچے۔ مباحثہ شروع ہوا آریہ سماج کے لیکچرار نے دعویٰ کیا کہ کوئی ثابت نہیں کر سکتا ہے۔ کہ اکیلے خدا نے بغیر مدد مادے اور روح کے عالم کو پیدا کیا۔ اگر کہا جائے کہ وہ قادر مطلق ہے سب کچھ کر سکتا ہے۔ تو یہ بھی کہنا پڑے گا کہ خدا مر بھی سکتا ہے۔ چوری بھی کر سکتا ہے۔ اور اپنے جیسا خدا بھی پیدا کر سکتا ہے۔

دعوے کی تردید سوامی دیانند کے اقوال سے

میں نے کہا کہ آریوں کی یہ بھاری غلطی ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ خدا کو علیم کل محیط کل سرب شکتیمان مانتے ہیں اور دوسری طرف خدا کی طاقتوں کو اس پیمانہ سے ناپتے ہیں جو انسانی طاقت اور انسانی کاموں کا پیمانہ اور معیار ہے۔ بیشک معمار بغیر اینٹ و چونے کے۔ نجار بغیر لکڑی اور تختے کے چھار بغیر چمڑے اور ناگے کے مکان اور بغیر اور جوتہ نہیں بنا سکتا ہے۔ لیکن وہ قادر مطلق جس کا نام سرب شکتیمان ہے جو خالق کل شے اور خالق الاسباب ہے۔ وہ بھی اگر بغیر مدد مادہ اور روح کے کچھ نہیں بنا سکتا۔ تو وہ سرب شکتیمان اور قادر مطلق کس طرح ہو سکتا ہے۔ دیکھئے دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش باب ۸ صفحہ ۱۸۰ میں فرماتے ہیں کہ "قادر مطلق کے معنی صرف اس قدر ہے۔ کہ پرماتما بغیر کسی کی مدد کے اپنے سب کام پورے کر سکتا ہے"۔ پس اگر وہ روح اور مادے کے بغیر اپنا کوئی کام نہیں کر سکتا ہے۔ تو سوامی جی کے مسلمہ معنی کے رو سے وہ قادر مطلق نہیں ہو سکتا ہے۔ اور یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ خدا مر بھی سکتا ہے۔ اور چوری بھی کر سکتا ہے۔ کیونکہ مرنا اور چوری کرنا شکتی نہیں ہے۔ بلکہ کمزوری ہے۔ مرتا وہ ہے جس پر دوسری طاقت غالب آ جائے۔ اور چوری وہ کرتا ہے۔ جو کنگال ہو۔ لیکن خدا تو الغنی الصمد الغالب اور القدیر ہے۔ اسی طرح دوسرا خدا پیدا کرنا بھی کمزوری اور ضعف کی دلیل ہے۔ علاوہ بریں خدا جو دوسرا خدا پیدا کریگا۔ وہ خدا نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ اس کی مخلوق ہوگی۔ پس جس طرح ایک اور ایک مل کر ایک نہیں ہوتا۔ بلکہ دو ہوتے ہیں۔ اسی طرح خدا کا پیدا کیا ہوا خدا خدا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ مخلوق ہوگا۔

ہماری باتوں کا جواب دینے کے لئے پہلے پنڈت شیو شرما صاحب پیش کئے گئے۔ لیکن ان سے کچھ بنائے نہ بنی۔ وہ کہنے لگے۔ قادر مطلق کے معنی یہ ہیں۔ کہ اس نے جہان کو روح اور مادے سے بنایا۔ کیونکہ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ کوئی چیز نہیں بنتی جب تک کہ علت مادی موجود نہ ہو میں نے کہا کہ آپ اس طرح نہیں سمجھتے ہیں۔ تو اب دوسری طرح سے سمجھ لیں سنئے بعض جگہ صداقت سے مجبور ہو کر سوامی دیانند صاحب کو لکھنا پڑا کہ اس کائنات سے پہلے صرف ایک آتما ہی تھا۔ اور کوئی دوسری چیز نہیں تھی۔ بھومکا صفحہ ۱۳۲۔ پھر ستیارتھ پرکاش باب ۷ صفحہ ۱۴۹ میں خدا کے بارے میں لکھتے ہیں "میں ایشور سب سے پہلے موجود۔ سارے جہان کا مالک ہوں"۔

پس اگر روح اور مادہ بھی پہلے سے موجود تھے اور مخلوق ہونے کی حیثیت سے حقیقی ملکیت نہیں تو ایشور کا یہ کہنا کہ "میں سب سے پہلے موجود سارے جہان کا مالک ہوں" کیا معنی رکھتا ہے پھر سوامی جی اسی کتاب کے باب ۸ صفحہ ۱۸۲ میں لکھتے ہیں۔ "وہ ایک لاثانی پرماتما ہی اس عالم کی پیدائش کے پہلے موجود تھا۔ جس نے زمین سے لے کر سورج تک ساری کائنات کو پیدا کیا"۔ پھر آگے چل کر لکھتے ہیں۔ "وہی پرغرض اس سب گذشتہ۔ موجودہ۔ اور آئندہ عالم کو بنانے والا ہے۔ جس پرماتما کی قدرت کاملہ سے یہ سب زمین وغیرہ مخلوقات پیدا ہوئی ہیں"۔ اس حوالہ میں الفاظ "ایک" "لاثانی" "پیدائش کے پہلے موجود تھا"۔ "ساری کائنات کو پیدا کیا۔ گذشتہ۔ موجودہ۔ آئندہ عالم کے بنانے والا" "قدرت کاملہ" سب ہمارے دعوے کی تائید اور ہمارے مخاطب پنڈت جی کی تردید کر رہے ہیں۔ اور سنئے۔ اپدیش منجری صفحہ ۶۹ میں سوامی دیانند جی فرماتے ہیں۔ "دو پرماتما نے پہلا آکاش کو پیدا کیا۔ اس سے وایو۔ (ہوا) وایو سے اگنی۔ اگنی سے جل۔ جل سے

---

* جیسا کہ سوامی دیانند بھی ستیارتھ پرکاش باب ۷۔ صفحہ ۱۴۹ پر خدا کے بارے میں لکھتے ہیں "میں بڑے جلال والا سورج کی مانند سب دنیا کا روشن کرنے والا ہوں۔ کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔ اور نہ کبھی مرتا ہوں۔ میں ہی اس دنیا کا جو ایک قسم کی دولت ہے بخشنے والا ہوں۔ سارے جہان کا خالق مجھے ہی جانو"۔

پرتھوی ۔ پرتھوی سے اناج ۔ اناج سے ویرج (نطفہ) اور ویرج سے انسان" اس حوالہ سے ثابت ہے ۔ کہ انسانی نطفہ غلہ زمین ۔ پانی ہوا ۔ آگ وغیرہ کو آکاش نے پیدا کیا ۔ اور ان سب سے پہلے اکاش کو پرماتما نے پیدا کیا اب ہمارے پنڈت جی بتائیں کہ اکیلے خدا نے ساری چیزوں کو بغیر علت مادی کے پیدا کیا یا نہیں ۔ اگر نہیں تو لاثانی "سب سے پہلے موجود سرب شکتیمان" "بغیر کسی کی مدد کے اپنے سب کام پورے کرسکتا ہے" کے معنی کیا ہیں ۔ ہمارے سوامی جی خدا کے لئے الفاظ اور اوصاف تو وہ استعمال کرتے ہیں ۔ جو کہ الہامی کتاب اور خدا کے ماننے والی قوم استعمال کرتی ہے ۔ لیکن معنی اور مفہوم وہ بتاتے ہیں ۔ جس سے ایک نجار ۔ ایک لوہار بلکہ ایک چمار بھی معاذ اللہ ان اوصاف میں شریک ہو جاتا ہے ۔ حضرات سامعین کیا ایسا ایشور آپ کو پسند ہے ۔ جو کہ ایک چیونٹی کی روح اور مچھر کی ٹانگ کے برابر بھی مادہ نہیں پیدا کرسکتا ہے ۔ اور کیا آپ ایک واچ میکر کی (جس نے مختلف پرزوں کو جوڑ کر وقت بتلانے والی گھڑی بنا دی) کی پرستش کریں گے ۔ اور اس کی پرستش کرنے کی تڑپ اور خواہش آپ کے دل میں موجزن ہوسکتی ہے ۔ اگر نہیں تو پھر وہ جس نے مختلف پرزوں کو جوڑ کر ایک بڑی گھڑی ۔ (سورج) بنا دی ہے ۔ اس کی پرستش کیوں کی جائے ۔ اگر وہ جس نے مختلف پرزوں کو جوڑ کر تمہارے خود وہیں بنا دی ہے ۔ وہ تمہارا معبود نہیں ہوسکتا ہے ۔ تو پھر جس نے نہ تو تمہاری آنکھوں کے نور کو اور نہ اُن کے ذروں کو پیدا کیا کیونکر تمہارا معبود مسجود ہوسکتا ہے ۔

آریوں کو اپنا مناظر بدلنا پڑا

سامعین پر ہماری تقریر کا زبردست اثر ہوتا دیکھ کر مجبوراً پنڈت شیو شرما کو آریوں نے بٹھا دیا ۔ اور رامچندر صاحب ہماری باتوں کا جواب دینے کے لئے آ اُٹھے رامچندر صاحب نے دیکھ لیا تھا کہ ہماری تقریر پر سارا پنڈال خوش ہو رہا تھا ۔ اس لئے انہوں نے بجائے ہماری باتوں کا جواب دینے کے اسلام پر اعتراض کرنے شروع کئے ۔ اور موضوع کو بدل کر شیطان اور اس کی پیدائش وغیرہ کو اعتراض کے رنگ میں بیان کیا ۔ اس پر میں نے کہا کہ مہربانی فرما کر آپ ہماری باتوں کا جواب دیں ۔ اگر اسلام پر اعتراض کرنا ہے تو شوق سے اعتراض کریں ۔ لیکن اس کے لئے اور وقت مقرر کرلیں ۔ اگر یہاں وقت نہیں نکال سکتے ۔ تو ہمارے یہاں احمدیہ ہال میں تشریف لایئے ۔ اس وقت خلط مبحث نہ کیجئے ۔ آپ نے اپنے لیکچر میں دعویٰ کیا تھا کہ کوئی بھی ثابت نہیں کرسکتا ہے ۔ کہ اکیلے خدا نے بغیر مدد روح اور مادہ کے عالم کو پیدا کیا ہے ۔ اگر کوئی ثبوت کے لئے ہم اُٹھیگا ۔ تو ۵ منٹ بھی نہیں ٹھہر سکیگا ۔ مگر افسوس آپ خود اس موضوع پر ٹھہر نہیں سکے ۔ ہیں اور اِدھر اُدھر بھاگتے ہیں مہربانی فرما کر آپ ہماری باتوں کا جواب دیں یا یہ اقرار کریں ۔ کہ خدا خالق کل شے ۔ قادر مطلق اور حقیقی معنی میں سرب شکتیمان ہے ۔ بغیر مدد کسی کے اس نے عالم کو پیدا کیا ۔ بقول سوامی جی ۔ ایشور پیدائش عالم سے پہلے موجود تھا اسی نے "اپنی قدرت کاملہ سے ساری کائنات کو پیدا کیا" پہلے اکاش کو پیدا کیا ۔ اور اس کے اگنی وایو ۔ جل ۔ پرتھوی ۔ اناج ۔ نطفہ اور انسان کو پیدا کیا ۔ چونکہ رامچندر صاحب نے دیکھ لیا تھا کہ ان سے پہلے ایک پنڈت شیو شرما جس کو منطقی بھی کہا جاتا تھا لاجواب ہوچکا تھا ۔ اس لئے انہوں نے ہم کو بچا کے روح اور مادہ کی ازلیت ثابت کرنے کے وہی شیطان والی بات کہی ۔ اور کہا کہ خدا کس طرح المالک ہوسکتا ہے جبکہ شیطان پر اس کو قبضہ نہیں ہے ۔ وغیرہا ۔ صدر جلسہ ان کا تھا ۔ اس لئے آخری تقریر انکی تھی ۔ جلسہ برخاست ہوا ۔ لیکن سامعین نے اچھی طرح محسوس کرلیا کہ رامچندر صاحب نے کمزوری دکھائی ۔ اور اعتراضات سے بچنے کے لئے دانستہ غیر موضوع باتیں بنا کر جان چھڑائی ہے ۔

سامعین پر مباحثہ کا اثر

ہماری تقریر کا اور ہماری باتوں کا اس قدر زبردست اثر سامعین پر تھا ۔ کہ مباحثہ کے ختم ہوتے ہی کثرت سے ہر قوم کے لوگ میرے پاس جمع ہوگئے ۔ ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ مجھ سے باتیں کرے ۔ اور میرے سامنے اپنی خوشی کا اظہار کرے ۔ اور میرا پتہ دریافت کرے میں نے سب کو یہ دو جملہ کا جواب دینا شروع کیا کہ میں حضرت غلام احمد قادیانی کا غلام ہوں ۔ بمبئی میں میرا پتہ کھڑا پارسی میمن بلڈنگ ہے ۔ آریوں نے بھی اور ان میں سے پنڈت بانکشن صاحب نے عام لوگوں کے سامنے اقرار کیا کہ آپکی تقریر نہایت موثر اور لاجواب تھی ۔ چنانچہ آئندہ واقعات سے اور بھی واضح ہوگیا کہ نہ صرف مردوں پر بلکہ ان تعلیم یافتہ لیڈیوں پر بھی اثر ہوا جو کہ مباحثہ کے موقعہ پر ایک سمت میں بیٹھی سن رہی تھیں ۔ اس اثر کے ذکر کو میں بعد میں لکھونگا ۔ (باقی آئندہ)

(حکیم خلیل احمد از بمبئی)

آریوں کے شہید کی حقیقت

متعدد آریہ اخبارات نے ۶ مارچ ۱۹۱۹ء کے دن پنڈت لیکھرام کی یادگار کے طور پر اپنے خاص نمبر شائع کرنے کے اعلان کئے ہیں ۔ چونکہ یہ اخبار ہزاروں کی تعداد میں چھاپکر عوام الناس میں تقسیم کئے جائیں گے اس لئے احباب کو چاہئے کہ پنڈت لیکھرام کے واقعہ قتل کے متعلق جو ٹریکٹ شائع ہونیوالا ہے اسے منگوا کر آریوں میں تقسیم کریں تاکہ وہ صحیح حالات سے

فہرست نو مبائعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۸ء سے شروع ہوا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں اُنکے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہجاتے ہیں دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہو سکتے ہیں اُن کو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور انھیں کا یہ نمبر شمار ہے

(ایڈیٹر)

بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۸ء

۱۵۸۷ دولت بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ

۱۵۸۸ مراد علی صاحب 〃 〃

۱۵۸۹ سائرہ بی بی صاحبہ 〃 〃

۱۵۹۰ حاکم بی بی صاحبہ 〃 〃

۱۵۹۱ چراغ دین صاحب 〃 〃

۱۵۹۲ الہ دین صاحب 〃 گوجرانوالہ

۱۵۹۳ کرم بخش صاحب ریاست پٹیالہ

۱۵۹۴ حافظ اللہ دتا صاحب جہلم

۱۵۹۵ عبد الحق صاحب 〃

۱۵۹۶ مرزا فضل الٰہی صاحب کوہاٹ

۱۵۹۷ اخلاص خان صاحب سیالکوٹ

۱۵۹۸ والدہ عبد اللہ صاحب ضلع سیالکوٹ

۱۵۹۹ محمد خان صاحب 〃 انبالہ

۱۶۰۰ مریم بی بی صاحبہ 〃 سیالکوٹ

۱۶۰۱ میاں خان صاحب 〃 گجرات

۱۶۰۲ محمد یوسف شاہ صاحب 〃 لاہور

۱۶۰۳ عبد القادر صاحب 〃 کشمیر

۱۶۰۴ عبد الکریم صاحب 〃

۱۶۰۵ بیگم نور صاحبہ 〃

۱۶۰۶ فقیر محمد صاحب 〃

۱۶۰۷ راج ولی صاحب کشمیر

۱۶۰۸ رحمت اللہ صاحب 〃

۱۶۰۹ احمد اللہ صاحب 〃

۱۶۱۰ مساۃ انو بی بی صاحبہ 〃

۱۶۱۱ حاکم بی بی صاحبہ 〃

۱۶۱۲ بیگم بی بی صاحبہ 〃

۱۶۱۳ رحمت اللہ صاحب 〃

۱۶۱۴ عبد الجبار صاحب 〃

۱۶۱۵ زینب بی بی صاحبہ 〃

۱۶۱۶ عبد الرزاق 〃

۱۶۱۷ بہادر علی خان صاحب پٹیالہ

۱۶۱۸ نبی بخش صاحب گوجرانوالہ

۱۶۱۹ محمد حسین صاحب 〃

۱۹۲۰ قادر بخش صاحب فتح جنگ

۱۹۲۱ احمد الدین صاحب جھنگ

۱۶۲۲ عبد اللہ صاحب گوجرانوالہ

۱۶۲۳ محمد عبد اللہ صاحب ضلع جالندھر

۱۶۲۴ فتح دین صاحب 〃 گجرات

۱۶۲۵ مساۃ میری بی صاحبہ 〃 〃

۱۶۲۶ حسین بخش صاحب 〃 لائلپور

۱۶۲۷ مساۃ چوہڑاں صاحبہ 〃 لائل پور

۱۶۲۸ مساۃ کاکی صاحبہ 〃 جالندھر

۱۶۲۹ شیر محمد صاحب 〃 〃

۱۶۳۰ ہمشیرہ عطا محمد صاحب 〃 〃

۱۶۳۱ مساۃ امام بی بی صاحبہ 〃 گجرات

۱۶۳۲ مرزا حاکم بیگ صاحب لائلپور

۱۶۳۳ عبد الرحمن صاحب ضلع ہوشیارپور

۱۶۳۴ احمیر علی صاحب 〃 جہلم

۱۶۳۵ سیف الرحمن 〃 جالندھر

۱۶۳۶ غلام محمد 〃 〃

۱۶۳۷ عبد اللہ صاحب 〃 〃

۱۶۳۸ محکم دین صاحب 〃 〃

۱۶۳۹ اہلیہ محمد صاحب 〃 〃

۱۶۴۰ مساۃ فاطمہ صاحبہ 〃 〃

۱۶۴۱ اہلیہ عبد الرزاق صاحب ضلع جالندھر

۱۶۴۲ منشی حسین محمد صاحب 〃 امرتسر

۱۶۴۳ مساۃ کریم بی بی صاحبہ 〃 لائل پور

۱۶۴۴ امیر صاحب ضلع گجرات

۱۶۴۵ اہلیہ احمدجی صاحب سرگودہ

۱۶۴۶ والدہ شاہ دین صاحب گوجرانوالہ

۱۶۴۷ اہلیہ شرف الدین صاحب ضلع لدھیانہ

۱۶۴۸ مساۃ چوہڑاں صاحبہ ضلع گورداسپور

۱۶۴۹ فقیر محمد صاحب 〃 〃

۱۶۵۰ چراغ دین صاحب 〃 〃

۱۶۵۱ رحمت علی صاحب 〃 〃

۱۶۵۲ محمد بخش مہندی صاحب 〃 〃

۱۶۵۳ محمد بخش صاحب ثانی 〃 〃

۱۶۵۴ فضل بی بی صاحبہ 〃 〃

۱۶۵۵ نیک محمد صاحب 〃 〃

۱۶۵۶ عالم بی بی صاحبہ 〃 〃

۱۶۵۷ محمد علی صاحب نمبردار 〃 〃

۱۶۵۸ ولی محمد صاحب 〃 〃

۱۶۵۹ نبی بخش صاحب 〃 〃

۱۶۶۰ رحمت علی صاحب ثانی 〃 〃

۱۶۶۱ مولا بخش صاحب 〃 〃

۱۶۶۲ شیرا صاحب 〃 〃

۱۶۶۳ پسر اول 〃 〃 〃

۱۶۶۴ پسر دوم 〃 〃 〃

۱۶۶۵ پسر سوم 〃 〃 〃

۱۶۶۶ نواب بی بی صاحبہ 〃 〃

۱۶۶۷ رحمت اللہ صاحب 〃 〃

۱۶۶۸ اللہ بخش صاحب 〃 〃

۱۶۶۹ نبی بخش صاحب 〃 〃

۱۶۷۰ نعل دین صاحب 〃 〃

۱۶۷۱ راج بی بی صاحبہ 〃 〃

۱۶۷۲ بھولی صاحبہ 〃 〃

۱۶۷۳ سیدنی صاحبہ 〃 〃

۱۶۷۴ نور الدین صاحب 〃 〃

یورپ کی خبریں

برلن میں مشکلات ۔ لندن ۔ ۷ ۔ جنوری ۔ کوپن ہیگن اتوار کے دن برلن کی حالت نہایت خطرناک تھی ہزاروں بیکار مرد اور عورتیں مضافات سے ٹیرگارٹن میں جمع ہوگئے ۔ سٹرائک کرنے والوں کے پاس کارڈ موجود تھے ۔ جن پر لکھا تھا کہ حکومت کو گرادو ۔ اس کے مقابلہ میں حامیان حکومت بھی مظاہرے کر رہے تھے ۔ اور اُن کے پاس بھی کارڈ تھے ۔ کہ سپارٹیکس پارٹی کو گرادو ۔ اکثر دوکانیں اس غیر معمولی جوش و خروش کی وجہ سے بند کر دیگئیں ۔

سپارٹیکس پارٹی کا رویہ بعد کا ایک تار مظہر ہے ۔ کہ سپارٹیکس گروہ نے تار کے دفاتر اور وسطی برلن پر قبضہ کر لیا ۔ برلن سے اتوار کی شام کا چلا ہوا سب سے آخری تار مظہر ہے ۔ کہ وسط برلن پر قبضہ کر لیا گیا ہے ۔ اور اسوقت سے بالکل خاموشی ہے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہاں نہایت ہی اہم واقعات پیش آرہے ہیں ۔

روسیوں کی لیڈر ایک عورت اس وقت پیٹروگراڈ کی اصل لیڈر ایک عورت ہے جس کی عمر ۲۲ سال ۔ اور جس کا نام جیکب لوا ہے ۔ وہ انقلاب کے مخالف جماعت کی صدر ہے اسکی بیرحمی ظلم کے تمام موجودہ افسانوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے ۔ بہت سے آدمی روزانہ سڑکوں پر روزانہ بھوکوں مر رہے ہیں ۔ آبادی کل ایک لاکھ رہ گئی ہے ۔ تین حصہ سے زیادہ دوکانیں بند ہیں ۔ ٹریموے بھی بند ہے ۔ کوئلہ نہیں ہے روزانہ صرف دو گھنٹے کی بجلی کی روشنی ہوتی ہے

روس میں برطانی قیدیوں کیساتھ بیرحمی ۔ لندن ۷ ۔ جنوری ۔ ہلسنگفورس ۔ ڈنمارک کے سفارتخانہ کے جو ممبر پیٹروگراڈ سے یہاں پہنچے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ تمام ملکی و فوجی برطانی عہدہ دار ماسکو میں قید کر دیئے گئے ہیں ۔ اور اُن سے نہایت بے رحمانہ سلوک کیا جاتا ہے

جنرل ڈسپیری قسطنطنیہ میں ۔ لندن ۶ ۔ جنوری ۔ پیرس ۔ ہاواس ایجنسی ۔ مظہر ہے کہ جنرل فرانسے ڈسپیری جو مشرق میں اتحادی افواج کے افسر ہیں ۔ انھوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر سالونیکا سے قسطنطنیہ بدل دیا ہے ۔

برلن میں جنگ ۔ لندن ۔ ۸ ۔ جنوری ۔ کوپن ہیگن ٹیلیفون کی ایک خبر جو برلن سے ۷ جنوری کو بھیجی گئی ہے مظہر ہے ۔ کہ برلن میں خانہ جنگی شروع ہوگئی ہے ۔ تمام بینک بند کر دیئے گئے ۔ اور سپارٹیکس گروہ نے اکثر قومی عمارات پر قبضہ کر لیا ہے ۔ ہزاروں مسلح سپارٹیکس اور حکومت کے حامی سڑکوں پر جمع ہو رہے ہیں ۔ اور کئی مقامات پر آتشباری شروع ہوگئی ہے ۔ اور سینکڑوں آدمی شہر سے بھاگ رہے ہیں ۔

عظیم الشان مظاہرے ۔ لندن ۸ جنوری بیل ۔ برلن کی ایک بعد کی خبر مظہر ہے کہ سپارٹیکس گروہ نے اسپانڈو کے میگزین پر قبضہ کر لیا ہے برلن کی گلیوں میں تمام رات جنگ ہوتی رہی ۔ ۷ ۔ جنوری کو الگزنڈریا محل میں عظیم الشان مظاہرے ہوئے ۔ ہر ایچارن کے ہاتھ میں اس وقت موجودہ واقعات کی باگ ہے ۔ ہر لیبنخٹ نے مجمع کے سامنے تقریر کی اور اس سے تاکیداً کہا کہ اب وہ کام پر واپس نہ جائیں ۔ اور حکومت کو مستعفی ہو جانا چاہئے ۔ فرانکفرٹر زیٹنگ رقمطراز ہے کہ سپارٹیکس گروہ چانسلر کے محل سے نکال دیا گیا ہے ۔ گروہ مذکور نے ۷ ۔ جنوری کو ڈاکخانہ پر قبضہ کر لیا ۔

ٹروٹزکی نے لینن کو گرفتار کر لیا ۔ لندن ۸ ۔ جنوری ۔ کوپن ہیگن ۔ ماسکو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ٹروٹزکی نے لینن کو گرفتار کر لیا ہے ۔ کیونکہ لینن بہ نسبت سابق اب بہت زیادہ اعتدال پسند ہو گیا تھا ۔ اور اس کی خواہش تھی کہ گورنمنٹ کے ساتھ ایک مخلوط حکومت مرتب کرے ۔ اب ٹروٹزکی تنہا سربراہ ہے ۔ اور نہایت ظلم و سختی کی حکومت کرتا ہے

ہندوستان کی خبریں

پنجاب میں چیچک کی شدت پنجاب میں چیچک کی شکایت روز افزوں ہے ۔ ہفتہ مختتمہ ۲۱ ۔ دسمبر کو ۱۸۵ ۔ اموات اس مرض سے ہوئیں حالانکہ ہفتہ سابقہ میں صرف ۱۵۲ ۔ اموات اس مرض سے ہوئی تھیں ۔ امکانی تدابیر اس کے انسداد کی کیجارہی ہیں ۔

ہندوستانی ایڈیٹروں کی واپسی ہندوستانی ایڈیٹروں کا وفد جو یورپ میں بغرض معائنہ میدان جنگ گیا تھا ۸ جنوری کو کولمبو واپس آگیا ۔

چاولوں کے محصول کی زیادتی بمبئی کے چاولوں کی تجارتی ایسوسی ایشن نے ہز ایکسلنسی وائسرائے کی خدمت میں ایک تار روانہ کیا ہے ۔ جس میں چاولوں کے محصول کی زیادتی پر توجہ منعطف کرائی ہے ۔ اور یہ درخواست کی ہے ۔ کہ چاولوں کی گرانی پر نظر کر کے محصول میں کمی کر لی جائے ۔

ہندو یونیورسٹی کا کانووکیشن ہندو یونیورسٹی کا پہلا کانووکیشن ۱۷ ۔ جنوری یوم جمعہ کو ہز ہائنس مہاراجہ صاحب میسور چانسلر یونیورسٹی کی زیر صدارت منعقد ہوگا ۔ اس کے ایک روز قبل یونیورسٹی کورٹ کا ایک خاص جلسہ ہز ہائنس مہاراجہ صاحب گوالیار کی زیر صدارت منعقد ہوگا ۔

ہندوستانی عیسائیوں کی کانفرنس ہندوستان کے عیسائیوں کی کانفرنس کا پانچواں سالانہ اجلاس ۲۸ ۔ دسمبر یوم ہفتہ کو بمقام ناگپور ہوا ۔ جس میں ہندوستان اور برہما کے ہر حصہ سے ڈیلی گیٹ شامل ہوئے ۔

مسٹر حسن امام کے مقدمہ کا فیصلہ مسٹر حسن امام و مسٹر کلیشن کا مقدمہ ۴ ۔ جنوری کو سب جج صاحب بانکیپور کی عدالت میں پیش ہوا ۔ جس میں مسٹر کلیشن نے اپنی بدسلوکی کا اعتراف کر کے معافی مانگ لی ۔

فوجی کمیشن موجودہ جنگ کے متعلق یہ قرار پایا ہے کہ ہر سال دس ہندوستانیوں کو شاہی فوج میں کمیشن دیا جاوے چنانچہ بادشاہ سلامت نے کمال عنایت سے مسٹر جلال الدین بیرسٹر ایٹ لا کو جو لنڈن میں تعلیم پا رہے تھے ۔ شاہی فوج میں کمیشن دیکر ممتاز فرمایا ہے ۔ یہ صاحب مسٹر بدرالدین قریشی بیرسٹر ایٹ لا لاہور کے تیسرے چھوٹے بھائی ہیں ۔

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب [illegible] پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا